مدیر جناب ذکریا غوری بھی شامل تھے۔ کانگرس کی رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ

[کانگرس] کا مرکزی موضوع "تشدّد بھری دُنیا میں امن کی اخلاقیات" تھا۔ اس موضوع پر نہایت خوبصورت مقالہ جات پڑھے گئے اور شرکاء میں تقسیم کیے گئے۔ جوزف فلپ غوری کا گستاخیِ رسول کے قانون کا شکار ہونے والوں اور اقلیتوں پر اس کے اثرات کے بارے میں مضمون انتظامیہ نے کانگرس کے شرکاء میں تقسیم کیا۔ عمانویل نینو کی رپورٹ "سکھر کی ایک سکول طالبہ پر گستاخیِ رسول کا الزام" بھی تقسیم کی گئی۔ بشپ ڈاکٹر جان جوزف کا بیان امتیازی قوانین بھی مقامی صحافیوں کو وضاحت کے ساتھ بتایا گیا۔ ساؤتھ ایشین کرسچن رائٹرز پاکستان کی جانب سے وہاں پر ایک سٹال بھی لگایا گیا جس میں مختلف رنگوں اور ڈیزائن میں ٹی شرٹس جن پر امتیازی قوانین کے خاتمہ کے لیے نعرے پرنٹ تھے، سٹال پر دستیاب تھیں۔ اس کے علاوہ امتیازی قوانین کے متعلق کتب و رسائل بھی رکھے گئے تھے جن میں شرکاء کانگرس نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" - لاہور، ۱۶ - ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

مقدّمہ اقبال مسیح —— ٹریبونل کی رپورٹ

مفادات کی جنگ میں اقبال مسیح کے مقدّمہ قتل کو مختلف رنگ دیے گئے، تاہم مقدّمے کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل نے اقبال مسیح کے قتل کو اتفاقیہ قرار دیا ہے۔ مسٹر جسٹس خالد پال نے "تحقیقات مکمل کرنے کے بعد رپورٹ سر بمہر کر کے وفاقی حکومت کو بھجوا دی ہے۔ ذرائع کے مطابق ٹریبونل نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ تحقیق کے دوران میں ایسی کوئی شہادت سامنے نہیں آئی جس سے ثابت ہوتا ہو کہ اقبال مسیح کو کارپٹ انڈسٹری نے سازش کے تحت قتل کرایا ہے۔ رپوٹ میں اقبال مسیح کیس کی دوبارہ تفتیش کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس قتل کے حوالے سے چلائی جانے والی منفی مہم سے پاکستان کی بدنامی ہوئی اور ملکی معیشت بھی متاثر ہوئی۔ اگر بانڈڈ لیبر لبریشن فرنٹ کو چائلڈ لیبر یا بانڈڈ لیبر کے بارے میں کوئی شکایت ہے تو وہ حکومت کے علم میں لاسکتی ہے۔" (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"، ۱۶ - ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء)